

نعت خوانی کے فائدے

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ الرحمۃ اللہ القوی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَحۡدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ لَا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ

(پیش لفظ)

الحمدللہ! ہمارے دور میں نعت خوانی کا خوب چرچا ہے اور انشاءاللہ تا قیامت ہوتا رہے گا۔

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا	پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والا

فقیر نے اس موضوع پر تین مستقل تصانیف لکھی ہیں اور وہ مَطبوعہ (چھپے ہوئے) ہیں لیکن چونکہ وہ ضَخِیْم (بڑی حجم والی) ہیں اس لئے بطور خلاصہ اس رسالہ میں چند فوائد عرض کر دیئے ہیں اور اس کا نام بھی رکھا ہے "نعت خوانی کے فوائد" اور اس کی اشاعت کے لئے عزیزم محمد اُویس رضا قادری کو اجازت دی ہے۔اللہ تعالیٰ فقیر کی کاوش کو قبول فرمائے اور فقیر اور ناشر کے لئے موجِبِ نجاتِ آخرت (آخرت کی نجات کا سبب) اور عوامِ اسلام کے لئے مَشعلِ راہ بنائے۔

آمِیۡن بِجَاہِ سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنِ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۲۷ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

نعت کے لغوی و عرفی معنی: نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی کسی کی تعریف وتَوصیف بیان کرنا اور حُسنِ صورت و سیرت کو سراہنا (تعریف وتَوصیف بیان کرنا) ہے۔لیکن اصطلاحِ شرع میں نعت سے مراد حضور سید عالم ﷺ کے حُسنِ صورت و سیرت کا سراہنا (قدردانی کرنا) ہے۔

قدیم (پرانی) عربی ادب (فَن) کا مطالعہ کرنے سے یہ بات آشکار (واضح) ہوتی ہے کہ قدیم عرب شعراء (عرب کے پرانے شعراء) بھی اپنے محبوبوں کی مختلف حوالوں سے تعریفیں کرتے رہے ہیں لیکن اسے نعت نہیں کہتے تھے بلکہ مدح و قصیدہ کہتے۔اس لئے قبل از اسلام عرب کلام میں شاید ہی کوئی مثال ملے گی کہ کسی شخصیت کی مدح وستائش میں لکھی گئی نظم کو نعت کہا گیا ہو۔

نعت اصنافِ سخن (اقسام بیان) میں ایک انتہائی مشکل صِنْف (قسم) ہے۔اگر شاعر حد سے تجاوُز کرتا ہے تو تقدیس اُلوہیت (اللہ عزوجل) کی نورانی کرن اُسے خاکستر (راکھ) کر دے گی۔اگر کمی کرتا ہے تو تقدیس رسالت (آپ ﷺ کی ذاتِ مقدس) کی تنقیص (کمی) کا اندیشہ ہے۔

یوں کسی بھی سُخَن وَر(شاعر) کے لئے نعت لکھنے سے بڑھ کر کوئی مشکل مقام نہیں ہوتا۔اسلام کے روزِ آفرنیش(ابتداءِ زمانے) سے لے کر آج تک تمام شعراء سرکارِ اَبدقرار قُدسی مآب ﷺ کی ذاتِ والا صفات سے اپنے عِشق و محبت کا کسی نہ کسی صورت میں ضرور اظہار کرتے رہے ہیں۔لیکن آج تک شعراء کا ایک گروہ ایسا بھی رہاہے کہ جس سے تعلق رکھنے والے شاعر کا قلم جب بھی حرکت میں آیا تو بجزءِ نعتِ نبوی ﷺ اور کوئی دوسری چیز اس کے نوکِ قلم پر نہ آسکی۔

نعت نبوی ایک ایسا مقدس اور پاکیزہ وظیفہ ہے کہ جس کی سَنَدْ براہِ راست حضور سیدِ کائنات ﷺ سے ثابت ہے۔"صحیح بخاری" میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی میں منبر پر کھڑا کر دیتے اور ان سے اپنی نعت سنتے۔پھر اِسی پر اکتفا نہیں بلکہ ان کے لئے فرماتے: اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ [1]

یعنی اے اللہ تو اس کی روح القدس(فرشتوں) کے ذریعے مدد فرما۔

چنانچہ اس طرح نبی اکرم ﷺ نے اپنے نعت خواں کو اپنی بارگاہِ عالیہ میں مقبولیت کی سَنَدْ فراہم کر دی۔حضرت کَعب بن زُہیر اپنے زمانہ کفر میں نبی اکرم ﷺ کے خِلاف خوب اَشعار کہتے رہے لیکن جب وہ اسلام سے بہرہ ور ہوتے ہیں تو پھر اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی نعت کہتے ہیں پھر کیا تھا وہی شخص جو بوجہِ کفر(بسببِ کفر) کے اور بے احتیاطیوں(احتیاط نہ کرنے) کے وَاجِبُ القتل قرار دیا جاچکا تھا۔وہی شخص جب معافی مانگتے ہوئے معذرت خواہانہ(معذرت چاہنے کے) طریقے سے حاضر ہوتا ہے تو اپنے قصیدہ "بانت سعاد" کی وجہ رِدائے نبوی ﷺ(آپ ﷺ کی چادر مبارک) بطورِ انعام حاصل کرنے کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

تاریخ نعت گوئی کا مطالعہ کرنے والے کسی بھی صاحبِ فہم(عقلمند) کی نظروں سے صاحبِ قصیدہ بردہ شریف حضرت شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ جو ایک سچے عاشقِ رسول ﷺ تھے کا واقعہ کہ جب عمر کے آخری حصہ میں ان پر فالج کا حملہ ہو گیا تو علاجِ بِسیار(بہت علاج) کے باوجود جب کچھ افاقہ نہ ہوا تو مایوسی کے عالم میں عربی نعت لکھ کر رات کو اپنے سرہانے کے نیچے رکھ کر سو جاتے ہیں لیکن خوش بختی سے مقدَّر جاگ پڑتا ہے کہ مخدوم قدسیاں، سیاحِ لامکاں، سَیّدِ عالم ﷺ اپنے اس مُحِبِّ صادِق(سچے محبت کرنے والے) کو شرفِ زِیارت سے نوازتے ہوئے یوں ارشاد فرماتے ہیں بوصیری! کہاں ہے ہمارا قصیدہ، وہ سناؤ۔ حضور ﷺ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے وہ قصیدہ شریف بطورِ ہدیہ بارگاہِ نبوی ﷺ میں پیش کرتے ہیں جِسے سننے کے بعد حضورِ اکرم ﷺ خوش ہوتے ہوئے اپنی چادر مبارک خواب ہی میں حضرت بوصیری کو مرحمت فرمادیتے ہیں گویا یوں نبی اکرم ﷺ اس قصیدے پر مہرِ تصدیق(تصدیق کا مہر) ثَبت(چسپا) کر دیتے ہیں۔اسی چادر کی مناسبت سے اس کو "قصیدہ بردہ" کہا جاتا ہے۔

حضرت بوصیری نعت مصطفی ﷺ بیان کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْن   وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرُبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

---

[1] (صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، 1176/3، الحديث3040، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِی تُرْجٰی شَفَاعَتُهُ　　لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُولِ اللهِ مُلْتَمِسٌ　　غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

اس کی تفصیل فقیر کی ''شرح قصیدہ بردہ شریف'' میں مطالعہ فرمایئے۔

بہر حال نعت حضور ﷺ کے کمالات و معجزات بیان کرنے کا نام ہے۔ نثر میں ہو یا نظم میں لیکن ہمارے دور میں اس کا اِطلاق عُرفِ عام میں منظوم (نظم والے) کلام پر ہوتا ہے۔

نعت خوانی عبادت ھے: ہم اہلِ سنت حضور نبی کریم ﷺ کی نعت کو عبادت سمجھتے ہیں اور صحابہ کرام حضور نبی پاک ﷺ کی نعت خوانی کرتے اور اللہ کے حبیب ﷺ اُنہیں انعامات سے نوازتے چنانچہ مندرجہ ذیل روایات ملاحظہ ہوں۔

(۱) ''حاکم وطبرانی'' نے حضرت خریم بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ

هَاجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ تَبُوكَ، فَأَسْلَمْتُ فَسَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَمْتَدِحَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: " قُلْ لَا يُفْضُضِ اللَّهُ فَاكَ

قصیدہ عباسیہ:

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يَخْصِفُ الْوَرَقُ　ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ

أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقُ　بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينَ وَقَدْ

أَلْجَمَ نَسْرًا وَأَهْلَهُ الْغَرَقُ　تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ إِلَى رَحِمٍ

إِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ　حَتَّى احْتَوَى بَيْتَكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ

خِنْدِفَ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ　وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الْأَ

رْضُ وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الْأُفُقُ　فَنَحْنُ فِي ذَلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي

النُّورِ وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ [2]

[2] (المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة رضی الله تعالی عنهم، ذکر إسلام العباس رضی الله عنه، واختلاف الروایات فی وقت إسلامه، 433/6، الحدیث 5503، دار الرسالة العالمیة، الطبعة: الأولی، 1439 هـ 2018 م)

(المعجم الکبیر، باب الخاء، باب من اسمه خریم، خریم بن أوس بن حارثة بن لام الطائي، 213/4، الحدیث 4167)

یعنی خریم بن اَوس کہتے ہیں کہ میں ہجرت کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے تو میں نے سُنا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یہ عرض کر رہے تھے کہ میرا دل یہ چاہتا ہے کہ میں آپ ﷺ کی مدح میں کچھ شعر کہوں! آپ ﷺ نے فرمایا کہو اللہ تمہارے منہ کو بے دندان نہ کرے۔ (زہے نصیب ان لوگوں کے جو آج کل شعروں میں نعت پڑھتے ہیں اور سنتے ہیں۔)

سواُنہوں نے قصیدہ پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آپ ﷺ پیدائشِ دنیا سے پہلے ہی پاک وصاف تھے بہشتی (جنتی) درختوں کے سایہ میں اور جنتی مکانوں میں جب کہ حُلے بہشتی (جنتی لباس) اُتر جانے سے "آدم وحوا" اپنے سَتَر (چھپانے) کے لئے پتے لپیٹتے تھے پھر آپ ﷺ زمین پر اُترے اور اس وقت نہ آپ جامہ بشری میں تھے اور نہ آپ کا گوشت کا ٹکڑا اور خون بَستہ (جے) تھے بلکہ نُطفَہ تھے اور اسی حالت میں نوح علیہ السلام کی کشتی پر سوار ہوئے جب کہ نَسر بُت[3] کو لگام دیا گیا تھا اور اس کے پوجنے والے غرق ہوگئے اور آپ باپوں کی پشت سے ماؤں کے رحم میں داخل ہوتے رہے۔ جب ایک قرن آپ کو ختم ہوا اور دوسرا شروع ہوگیا جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کے نور سے زمین وآسمان منور ہوگئے اور آپ کی بزرگی یہاں تک ہے کہ آپ ﷺ کا شرف حاوی ہوگیا۔ بڑے بڑے عالی نسب والوں کو سو ہم آپ ﷺ کی اسی روشنی اور نور میں ہیں اور اسی نور کی بدولت ہدایت میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں پوشیدہ تھے جب کہ ان کو آگ میں ڈالا گیا بھلا وہ کیوں کر جل سکتے۔ [4] (خصائص الکبریٰ، صفحہ۲۹)

(۱)مواہب لدنیہ (۲)زرقانی (۳)نسیم الریاض

دیگر بکثرت محدثین نے اپنی اصل اَسناد کے ساتھ اس قصیدہ کو لکھا ہے۔

لطیفہ: ہمارے نعت خواں یا شعراء کسی وقت صاحبِ مجلس سے نعت شریف پڑھنے کی اجازت طلب کرتے ہیں یہی طریقہ خیر القرون میں تھا چنانچہ "طبرانی شریف" میں ہے راوی کہتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کی: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَمْتَدِحَکَ الخ[5]

یعنی یارسول اللہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کی مدح میں کچھ شعر عرض کروں۔

نتیجہ: ہمارا طریقہ بحمدہٖ تعالیٰ سنتِ نبوی ﷺ پر مبنی ہے لیکن افسوس کہ دورِ حاضرہ میں نعت خوانی کو بدعت سے تعبیر کیا جارہا ہے اور اس کے خلافِ سنت

---

3) وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ۚ(۲۳)

ترجمہ: اور کہتے رہے کہ تم اپنے معبودوں کو مت چھوڑنا اور وَدّ اور سُوَاع اور یَغُوث اور یَعُوق اور نسر (نامی بتوں) کو (بھی) ہرگز نہ چھوڑنا۔ "ود، سواع، یغوث، یعوق وغیرہ حضرت نوح کی قوم کے چند بتوں کے نام تھے۔ جو دوسرے بتوں سے ممتاز تھے۔

نسر حمیر کے علاقے میں قبیلہ حمیر کی شاخ آل ذوالکلاع کا معبود تھا اور بلخع کے مقام پر اس کا بت نصب تھا جس کی شکل گدھ کی تھی۔ سبا کے قدیم کتبوں میں اس کا نام نسور لکھا ہوا ملتا ہے۔ اس کے مندر کو وہ لوگ بیت نسور۔ اور اس کے بجاریوں کو اہل نسور کہتے تھے۔ قدیم مندروں کے جو آثار عرب اور اس کے متصل علاقوں میں پائے جاتے ہیں ان میں سے بہت سے مندروں کے دروازوں پر گدھ کی تصویر بنی ہوئی ہے۔

4) (الخصائص الكبري، لطيفة أخرى في أن اخذ الميثاق من النبيين لنبينا صلى الله عليه وسلم وعليهم كإيمان البيعة التي تؤخذ للخلفاء، 66/1، دار الكتب العلمية بيروت)

5) (المستدرک على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة رضى الله تعالى عنهم، ذكر إسلام العباس رضى الله عنه، واختلاف الروايات فى وقت إسلامه، 433/6، الحديث5503، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1439 هـ 2018 م)

(۲)**صحیح مسلم** میں ہے حضور سرورِ عالم ﷺ نے اپنی نعت حضرت حسّان رضی اللہ عنہ سے سنی اور وہ نعتیہ اَشعار یہ ہیں:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

هجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيفًا رَسُولَ اللَّهِ شِيمَتُهُ الْوَفَاءُ [6]

(۳)''**شرح مواہب لدنیہ یعنی زرقانی شریف**''میں ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مشرک میری ہجو کرتے ہیں آپ ان کا جواب دیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور اَشعار پڑھے جن کا پہلا شعر یہ ہے:

هَلِ الْمَجْدُ إِلَّا السُّؤْدُدُ الْعَوْدُ وَالنَّدَى وَجَاهُ الْمُلُوكِ وَاحْتِمَالُ الْعَظَائِمِ [7]

(۴)''**بخاری شریف**''میں ہے کہ حضور ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے منبر بچھا دیتے تھے اور کفار کی ہجو کرتے تو حضور سرورِ عالم ﷺ خوش ہوکر ان کے لئے دعائیہ کلمات فرماتے: ''اے اللہ حسان کی روح القدس سے مدد کر۔'' [8]

(۵)ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے متعلق مدحیہ (تعریفی) کلمات ارشاد فرماتے۔

هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى [9]

(۶)حضور نبی پاک ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے نعت سن کر انعام میں ''شریں''نامی کنیز جو آپ ﷺ کے ساتھ تھی عطا فرمائی۔ [10]

(۷)حضورِ اکرم ﷺ نے سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کو قصیدہ''بانت سعاد'' کے انعام میں ایک چادر مبارک عطا فرمائی جسے بعد میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ورثہ سے زرِ کثیر انعام دے کر تبرّک کے طور پر حاصل فرمالی۔ [11]

(۸)تفسیر قرطبؔی میں ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ ایک شعر عرض کیا:

جَاءَتْ سَخِينَةٌ كَي تُغَالِبَ رَبَّهَا وَلَيُغْلَبَنَّ مُغَالِبُ الْغَلَّابِ [12]

---

[6] (صحيح مسلم ,كتاب فضائل الصحابة,باب فضائل حَسَّان بن ثابت رضي الله عنه, 1936/4, الحديث2490-4545, دار إحياء الكتب العربية)

(تفسير القرطبي, الشعراء: الآيات: 224إلى 227, 153/13, دار الكتب المصرية –القاهرة, الطبعة: الثانية, 1384 هـ 1964 م)

[7] (البداية والنهاية, سنة ثمان من الهجرة النبوية, 240/7, دار عالم الكتب)

[8] (صحيح البخاري, كتاب بدء الخلق, باب ذكر الملائكة, 1176/3, الحديث3040, دار ابن كثير, سنة النشر: 1414هـ/1993م)

[9] (صحيح مسلم ,كتاب فضائل الصحابة,باب فضائل حَسَّان بن ثابت رضي الله عنه, 1936/4, الحديث2490-4545, دار إحياء الكتب العربية)

[10] (تاريخ الطبري, سنه ست من الهجره , حديث الافك, 619/2, دار المعارف بمصر , الطبعة: الثانية 1387 هـ 1967 م)

[11] (تاريخ الخلفاء, مقدمة, فصل: في شأن البردة النبوية التي تداولها الخلفاء إلى آخر وقت, ص21, مكتبة نزار مصطفى الباز, الطبعة: الطبعة الأولى: 1425هـ2004م)

[12] (تفسير القرطبي, الشعراء: الآيات: 224إلى 227, 153/13, دار الكتب المصرية –القاهرة, الطبعة: الثانية, 1384 هـ 1964 م)

حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا: لَقَدْ شَكَرَكَ اللّٰهُ يَا كَعْبُ عَلَى قَوْلِكَ هٰذَا [13]

یعنی اے کعب تیرے اس شعر کی وجہ سے اللہ تعالی نے تیری مدح فرمائی ہے۔

شرح شعر مذکور: سخینہ بروزن سفینہ اس سے قریش مراد ہیں دراصل سخینہ بعام کو کہا جاتا ہے جو آٹے سے تیار کیا جائے۔

(المنجد) چونکہ قریش اسے بکثرت استعمال کرتے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئے۔

ليغلبن بصیغہ مجہول، مغالب بصیغہ اسم فاعل الغلاب بصیغہ مبالغہ۔

یعنی: قریش آئے تاکہ اپنے رب پر غلبہ پائیں لیکن ہر غلبہ کرنے والا بڑے غالب سے مغلوب ہے یعنی اللہ تعالی سے۔

(۹) ایک روایت میں ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے حضرت کعب سے فرمایا: أما إن الله لم ينس ذلك لك [14]

یعنی بے شک اللہ تعالی تیرے اس شعر کو نہیں بھولے گا۔

(۱۰) خصائص الکبریٰ، مواہب لدنیہ اور شرح زرقانی اور دلائل النبوۃ للبیھقی، جلد ۲، صفحہ ۱۶۴ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں نابغہ جعدی نے دو سو اشعار کا قصیدہ پیش کیا ان میں سے دو شعر یہ تھے:

وَلَا خَيْرَ فِي حِلْمٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَادِرُ تَحْمِي صَفْوَهُ أَنْ يَكَدَّرَا

وَلَا خَيْرَ فِي جَهْلٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ حَلِيمٌ إِذَا مَا أَوْرَدَ الْأَمْرَ أَصْدَرَا [15]

ترجمہ اَشعار: اس حوصلہ میں بھلائی نہیں جس میں حِدَّتِ غضب (گرمی کے غضب) سے بچانے کی تدبیر نہ ہو یعنی جو اس کے ساقی کو کچھ درد ہونے سے محفوظ نہ رکھ سکے اور اسی علم میں خیر نہیں جو علم والا حلیم نہ ہو کہ کوئی امر پیش آئے اور وہ اپنے ہلاکتوں سے نہ بچا سکے۔

---

[13] (السيرة النبوية لابن ہشام، غزوة بني قريظة في سنة خمس، 261/2، مؤسسة علوم القرآن)
(البداية والنهاية، سنة ثمان من الهجرة النبوية، 120/6، دار عالم الكتب)

[14] (المستدرك على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم، باب ذكر مناقب حَسّان بن ثابت الأنصاری رضی الله عنه، 82/7، الحديث6179، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1439 ھ 2018 م)

[15] (الخصائص الكبري للسيوطي، ذكر المعجزات في إجابة الدعوات مما لم يتقدم ذكره، باب دعائه صلى الله عليه وسلم للنابغة، 282/2، دار الكتب العلمية بيروت)
(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، تابع المقصد التاسع: في لطيفة من لطائف عباداته صلى الله عليه وسلم، النوع السابع: من عباداته عليه الصلاة والسلام في نبذة من أدعيته وذكره وقراءته، 34/12، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417ھ1996م)
(دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة، جماع أبواب دعوات نبينا صلى الله عليه وسلم المستجابة في الأطعمة والأشربة وبركاته التي ظهرت فيما دعا فيه وغير ذلك من دعواته الخ، باب ما جاء في دعائه لنابغة وإجابة الله تعالى له فيما دعاه به، 232/6، دار الكتب العلمية، دار الريان للتراث، الطبعة: الأولى 1408 ھ 1988 م)

اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لَا يَفْضُضِ اللّٰهُ فَاكَ! قَالَ: فَبَقِيَتْ أَسْنَانُهُ تَرِفُّ حَتّٰى مَاتَ [16]

یعنی: اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کی مہر کو نہ توڑے یعنی تمہارے دانت نہ گریں اور منہ کی رونق نہ بگڑے (مرتے دم تک)۔

معجزہ یا برکت از ارشادِ نبوی ﷺ: راوی کہتا ہے کہ باوجود یہ کہ کئی برس سے زیادہ ان کی عمر ہوئی مگر دانت ان کے سب اچھے تھے اور کوئی دانت اگر ان کا گرتا تو اس کی جگہ دوسرا دانت نکل آتا۔ کرز ابن اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے نابغہ کے دانت دیکھے جو موتیوں سے زیادہ سفید تھے یہ حضور ﷺ کی دعا کا اثر ہے۔ [17]

نابغہ کی عمر کی تحقیق: اصابہ میں لکھا ہے کہ نابغہ کی عمر میں اختلاف ہے حاکم نضر بن شمیل سے اور وہ منتجع اعرابی قول کرتے ہیں کہ میرے ملاقاتیوں میں سب سے بڑی عمر والے نابغہ جعدی تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ایامِ جاہلیت میں تمہاری عمر کتنی گزری کہا دُوار۔ شمیل کہتے ہیں کہ مراد اس سے دوسو برس ہیں اور اصمعی کہتے ہیں نابغہ دو سو تیس برس زندہ رہے اور ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ ان کا انتقال اصبہان میں ہوا اور اُس وقت اُن کی عمر دو سو تیس برس تھی۔ [18]

سوال: اَشعار میں تو علم و حلم کے فضائل کا بیان ہے اور تم نعت خوانی کا ثبوت پیش کر رہے ہو۔ تمہارے مضمون سے یہ دلیل مطابقت نہیں رکھتی۔

جواب: اگرچہ جس مضمون پر حضور ﷺ نے خوش ہو کر دعا دی وہ ایک عام بات ہے کہ حلم کو غضب اور علم کو حلم ہونا چاہیے لیکن چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ بات ظاہر تھی کہ جیسے حضور ﷺ نے عَلٰى وَجْهِ الْكَمَالِ یہ صفتیں ظہور پذیر ہوتی ہیں اور دوسروں سے ظہور پذیر نہیں ہوتی ہیں اس لئے شاعر نے گو صراحۃً (واضح الفاظوں میں) مصداق (ذات) معین نہ کیا لیکن مقصود اس سے توصیفِ رسولِ مقبول ﷺ تھی جس کو حسبِ قول مشہور الكناية افصح من الصراحة (کنایہ صراحت سے زیادہ فصیح) کے طریق پر بیان کیا۔

خلاصہ یہ کہ دونوں شعروں میں حضور ﷺ کی نعت ایسے طور پر ہوئی کہ گویا ان صفات میں کوئی حضور ﷺ کا شریک نہیں۔

حضرت امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

---

16) (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، تابع المقصد التاسع: في لطيفة من لطائف عباداته صلى الله عليه وسلم، النوع السابع: من عباداته عليه الصلاة والسلام في نبذة من أدعيته وذكره وقراءته، 34/12، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

(لسان العرب، حرف الراء، رفف، 193/6، دار صادر

17) (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، تابع المقصد التاسع: في لطيفة من لطائف عباداته صلى الله عليه وسلم، النوع السابع: من عباداته عليه الصلاة والسلام في نبذة من أدعيته وذكره وقراءته، 34/12، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

18) (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، تابع المقصد التاسع: في لطيفة من لطائف عباداته صلى الله عليه وسلم، النوع السابع: من عباداته عليه الصلاة والسلام في نبذة من أدعيته وذكره وقراءته، 34/12، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

مُنَزَّہٌ عَنۡ شَرِیکٍ فِیۡ مَحَاسِنِہٖ فَجَوۡھَرُ الحُسۡنِ فِیۡہِ غَیۡرُ مُنۡقَسِمِ [19]

یعنی حضور نبی پاک ﷺ اپنے محاسن میں شریک نہیں رکھتے اور آپ ﷺ کے حُسن کا جوہر کبھی تقسیم نہیں ہو سکتا۔

ابن رواحہ شاعر وصحابی کو نبوی انعام:

عَنۡ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِی عُمۡرَةِ الۡقَضَاءِ وَعَبۡدُ اللَّهِ بۡنُ رَوَاحَةَ بَیۡنَ یَدَیۡهِ یَمۡشِی وَهُوَ یَقُولُ خَلُّوا بَنِی الۡكُفَّارِ عَنۡ سَبِیلِهِ الۡیَوۡمَ نَضۡرِبۡكُمۡ عَلَى تَنۡزِیلِهِ ضَرۡبًا یُزِیلُ الۡهَامَ عَنۡ مَقِیلِهِ وَیُذۡهِلُ الۡخَلِیلَ عَنۡ خَلِیلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ یَا ابۡنَ رَوَاحَةَ بَیۡنَ یَدَیۡ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَفِی حَرَمِ اللَّهِ تَقُولُ الشِّعۡرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنۡهُ یَا عُمَرُ فَلَهِیَ أَسۡرَعُ فِیهِمۡ مِنۡ نَضۡحِ النَّبۡلِ [20]

یعنی: "مواہب لدنیہ" اور اس کی "شرح زرقانی" میں روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ جب حضور ﷺ عمرہ قضا کرنے کے لئے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو اُس وقت حالت یہ تھی کہ حضرت محمد ﷺ کے آگے آگے ابن رواحہ یہ اَشعار پڑھتے جاتے تھے۔ جس کا یہ ترجمہ ہے "ہٹو اے اولادِ کفار حضرت محمد ﷺ کے راستہ سے آج ہم تم کو حضور ﷺ کی کتاب کے حکم سے وہ مار ماریں گے کہ سروں کو گردنوں سے جدا کر دے اور دوست کو دوست سے بھلادے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابن رواحہ رسول اللہ ﷺ کے روبرو اور حرم میں تم یہ اَشعار پڑھتے رہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر (رضی اللہ عنہ) ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو کہ ان کے اَشعار کفار کے دلوں میں تیر سے جلد تر سرایت کرتے ہیں۔

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو روکنا مسئلہ کی توضیح کے لئے تھا کہ کوئی آئندہ جراُت نہ کر سکے کہ اَشعار نَعتیہ ناجائز ہیں۔

پھر حضور ﷺ نہ صرف اجازت بخشتے ہیں بلکہ اس کے فوائد بھی بتاتے ہیں کہ یہ اَشعار کفار کے دلوں میں تیر سے زیادہ سَرایَت کر جاتے ہیں۔ کچھ آج کل میں بھی یہی حالت ہے کہ جب ہم نعت خوانی کرتے ہیں تو بعض دِحلوں کے زخم چھٹنے لگ جاتے ہیں جس کا اثر یوں ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بدعت ہے۔

دربارِ رسالت ﷺ میں محفل نعت کا ایک خوبصورت منظر: سُہروردیہ سلسلہ کے بانی سیدنا شہاب الدین سُہروردی قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک بزرگ سمندر کے کنارے جدّہ کی جامع مسجد میں مُعۡتَکِفۡ تھے۔ ایک دن اُنہوں نے مسجد کے ایک گوشے (جانب) میں کچھ لوگوں کو اَشعار پڑھتے دیکھا یہ بات انہیں ناگوار محسوس ہوئی اور اُنہوں نے دل میں کہا "خدا کے گھر میں یہ لوگ شعر پڑھ رہے ہیں" اس کے بعد خواب میں اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور دیکھا مسجد کے اسی گوشہ (جانب) میں حضور ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کے پہلو میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کچھ اَشعار پڑھ رہے ہیں اور آپ ﷺ انہیں بغور سَماعت فرما رہے ہیں۔

---

19) (قصیدہ بردہ، الفصل الثالث، ص 10، تاج کمپنی لاہور)

20) (سنن النسائي، كتاب مناسك الحج، استقبال الحج، 212/5، الحديث 2893، مكتب المطبوعات الإسلامية، سنة النشر: 1414ھ/1994م)

(سنن الترمذي، كتاب الأدب، باب ما جاء في إنشاد الشعر، 128/5، الحديث 2847، دار الكتب العلمية)

آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اس طرح سینہ پر رکھا ہوا ہے جس طرح کوئی وجد کی حالت میں اپنے سینہ پر رکھتا ہے۔ یہ دیکھ کر اس بزرگ نے دل میں کہا کہ مجھے مناسب نہیں کہ میں ان لوگوں سے اظہارِ بیزاری کرتا جو مسجد کے اسی گوشہ (جانب) میں شعر سنا رہے تھے۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ بھی سن رہے تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پہلو میں بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں۔ بزرگوں کا کہنا ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ اشعار سنتے ہوئے فرما رہے تھے یہ بر حق بحق یا حق از حق ہے۔ [21] (عوارف المعارف)

شعر سُننے کا ذوق صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں تھا اکثر صحابہ شعر بھی کہتے تھے۔ "ارمغانِ نعت ۲۲" صحابہ کرام کا کلام نمونہ شائع کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام شعر خوانی کے لئے اِجتماع بھی کرتے تھے۔

شبلی نعمانی کی مشہور کتاب "الفاروق" میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شعراء کا بڑا احترام کیا کرتے تھے اور بعض شعراء کے وظائف مقرر کر رکھے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات گئے تک سنتے رہے پھر ارشاد فرمایا "شعر پڑھنا بند کرو اور تلاوتِ قرآن میں مشغول ہو جاؤ۔"

فوائد نعت شریف: اچھی آواز بھی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے اس سے دل و دماغ بہت جلد مُتاثِر ہوتے ہیں اور روح کیف و سرور میں ڈوب جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام مناسب خوش الحانی سے زبور وغیرہ کی تلاوت کیا کرتے تھے بہت سے انسان، جنّات اور پرندے ان کی آواز پر جمع ہو جاتے تھے۔ آپ نے حضرت ابو موسیٰ اَشْعَری رضی اللہ عنہ کی تعریف میں فرمایا انہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی مَزَامِیْر [22] سے ایک مِزْمَارْ دیا گیا ہے۔ [23] (عوارف المعارف)

فاضل بریلوی: "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" میں مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے دلوں میں محبت رسول ﷺ پیدا ہو تو خوش الحان (پُر اثر آواز والے) نعت خوانوں سے حضور ﷺ کی نعتیں سنو۔"

نعت خوانی پر انعامِ نبوی ﷺ: حضرت محمد ابو المواہب شاذلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے مجلس میں یہ نعت پڑھی۔

الا ان محمد ابشر لا کالبشر　　بل ھو یاقوت بین الحجر [24]

یعنی پیارے محمد ﷺ بشر ہیں لیکن حضور ﷺ کی مثل کوئی بشر نہیں آپ ﷺ تو ایسی شان والے ہیں جیسے پتھروں میں یاقوت۔

مجھے نبی پاک ﷺ کی زِیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: "قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَلِکُلِّ مَنْ قَالَھَا مَعَکَ"

---

21) (عوارف المعارف ،الباب الثاني والعشرون في القول في السماع قبولا وايثارا ، ص110 ،دار الكتب العلمية، 2005م)

22) حضرت داؤد علیہ السلام کے اشعار (بعض نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا راگ یا لحن بھی بتایا)

23) (عوارف المعارف ،الباب الثاني والعشرون في القول في السماع قبولا وايثارا ، ص107 ،دار الكتب العلمية، 2005م)

24) (افضل الصلوٰة علی سید السادات، باب فضائل درود، ص150 ، مکتبہ نبویہ، لاہور)

یعنی: اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیرے ساتھ جتنے یہ نعت شریف پڑھنے والے تھے سب کو بخش دیا۔

اس کے بعد حضرت ابوالمواہب اپنے آخری دم تک یہ نعت شریف پڑھتے رہے۔

فائدہ: اس سے ہماری محفلِ نعت کا وہ طریقہ خوب ثابت ہوتا ہے کہ جس میں ہمارا نعت خواں اپنی نعت خوانی میں سامعین کو بعض اَشعار میں اپنے ساتھ کرلیتا ہے۔ اس سے ہم سب کو اس طرح صلہ (جزاء/بدلہ) نصیب ہونے کی اُمید رہتی ہے جیسے شاذلی مرحوم کو نصیب ہوا۔

بہرحال نعت خوانی ایک عبادت ہے اسے بدعت سمجھنا یا کہنا بدبختی ہے۔ غلط شاعروں یا لالچی نعت خوانوں اور ان کے غلط کردار کا سہارا لے کر ناجائز قرار دینا اسلام کے نام منہ چِڑانا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ ہمیں شیخ سَعدی کے ذیل کے شعر پر زندگی گزارنے کا موقع نصیب ہو جائے۔

زباں تا بود در دہاں جائے گیر	ثنائے محمد بود دل پذیر

یعنی زبان جب تک منہ میں ہے ہمیں تو رسول اللہ ﷺ کی ثناء خوانی کرنی چاہیے۔

آخر میں دعاء ہے کہ بارگاہِ مولیٰ عزوجل میں حضرت سفیر صاحب کے کلام کو بارگاہِ رسول ﷺ میں اس طرح شرفِ قبول ہو جیسے امام بوصیری اور شیخ سعدی و عارف جامی اور امام احمد رضا بریلوی قُدِّسَتْ اَسْرَارُ ھُمْ کے کلام مقبول ہوئے۔ آمین

بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنِ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۲۷ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ بروز منگل

☆......☆......☆